إبراهيم

(Ibrahim)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1	الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ	
	الر۔۔۔ یہ ایک ضابطہ ہے جسے ہم نے تم پر پیش کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ظلم و زیادتی سے نکال کر آزادی کے روشن ضابطے کی کی طرف لے کر آؤ۔ قانون ربوبیت کے ساتھ ایک غالب اور حاکمیت والے راستے پر لگادو۔	
2	اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ	
	مملکت الٰہیہ وہی ہے جس کے لئے بلند و زیریں میں جو بھی ہے اسی کے لئے ہے اور افسوس ہے کہ انکاری لوگوں کے لئے سخت ترین سزا ہے۔	
3	الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ	
	وہ لوگ جو ادنیٰ زندگی کو اعلیٰ زندگی کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو مملکت الٰہیہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں یہ لوگ انتہائی گمراہی میں ہیں۔	

4	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ	
	اور ہم نے کسی پیامبر میں سے نہیں بھیجا سوائے اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ۔،تاکہ وہ لوگوں پر باتوں کو واضح کر سکے پس جو گمراہی پر رہنا چاہتا ہے اسے گمراہ قرار دیتی ہے اور ہدایت پر اس کو رکھتا ہے جو ہدایت پر رہنا چاہتا ہے وہ بر بنائے حکمت غلبے والی ہے۔	
5	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ	
	اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے دلائل کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلم و زیادتی سے نکال کر آزادی کی روشن فضا کی طرف لاؤ اور انہیں مملکت الهیہ کے دور کی یاد دہانی کراؤ۔۔۔۔۔، کہ بیشک اس میں تمام ثابت قدم رہنے والوں اور نعمتوں کا صحیح استعمال کرنے والوں کے لئے دلائل ہیں۔	
	آیئے دیکھتے ہیں کہ موسیٰ نے عبادات سکھائی تھیں یا کہ ایک جابر ظالم حکمران کے خلاف علم آزادی بلند کیا تھا۔	
6	وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ	
	اور اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ مملکت الهیہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب کہ اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دلائی جب کہ وہ تمہیں بدترین سزائیں دیتے تھے کہ تمہارے ابنائے قوم کو ناکارہ بنا دیتے تھے اور تمہارے ناکارہ نوجوانوں کی پشت پناہی کرتے تھے اور اس میں تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے بڑا امتحان تھا۔	

7	وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ	
	اور جب تمہارے نظام ربوبیت نے اعلان کیا کہ اگر تم نعمتوں کا صحیح استعمال کروگے تو ہم یقیناً تم کو زیادہ کریں گے اور اگر نعمتوں کا غلط استعمال کروگے تو ہماری سزا بھی بہت سخت ہے۔	
8	وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ	
	اور موسٰی نے کہا کہ اگر تم سب لوگ اور جو بھی ملک میں ہے انکار کردیں تو بھی مملکت الھیہ بربنائے حاکمیت بے نیاز ہے۔	
9	أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ	
	کیا تمہارے پاس اپنے سے پہلے والوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔۔۔قوم نوح اور قوم عاد و ثمود اور جو ان کے بعد گزرے ہیں اور جنہیں سوائے ملکت الھیہ کے کوئی نہیں جانتا ہے۔۔۔ان کے پاس مملکت الھیہ کے پیامبر واضح دلائل کے ساتھ آئے تو انہوں نے اپنی طاقت سے ان کی زباں بندی کردی اور کہہ دیا کہ ہم اس کا انکار کرتے ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔۔۔۔اور ہم اس بات کے بارے میں بے شک تذبذب آمیز شک میں ہیں جس کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو۔	
10	قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ	

	تو ان کے پیامبروں نے کہا کہ کیا تم مملکت الہیہ کے بارے شک میں ہو، جو بلند وزیریں کی فطرت بنانے والا ہے اور تمہیں اس لئے دعوت دیتا ہے کہ تمہاری بداعتدالیوں کے برے نتائج سے محفوظ رکھے اور ایک معین نتیجے تک تم کو مہلت دے۔۔۔ تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ تم سب بھی ہمارے مبلغوں جیسے ایک مبلغ ہو اور چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روک دو جن کی ہمارے بڑے فرمان برداری کیا کرتے تھے۔۔۔ اس لئے ہمارے پاس کوئی قوی دلیل لاؤ۔	
11	قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ	
	ان سے ان کے پیامبروں نے کہا کہ یقیناً ہم تمہارے ہی جیسے مبلغ ہیں لیکن مملکت الہیہ اپنے پیروی کرنے والوں میں سے اپنے قانون مشیت کے مطابق جو بندہ چاہتا ہے اس پر احسان کرتی ہے۔۔۔۔، اور ہمارے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ ہم مملکت الہیہ کی اجازت کے بغیر کوئی حکم جاری کریں۔ اور امن قائم کرنے والے تو صرف مملکت الہیہ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔	
12	وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ	
	اور ہم کیوں نہ مملکت الہیہ پر بھروسہ کریں جب کہ اسی نے ہمیں ہمارے راستوں کی ہدایت دی ہے اور یقیناً ہم ان اذیتوں پر جو تم نے ہمیں دیں ثابت قدم رہیں گے۔ اور بھروسہ کرنے والے تو مملکت الہیہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔	
13	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ	

اور انکاری لوگوں نے اپنے پیامبروں سے کہا کہ ہم تم کو اپنے ملک سے نکال باہر کردیں گے یا تم ہمارے نظام حیات کی طرف پلٹ آؤ گے۔۔۔ تو نظام ربوبیت نے ان کو خبردار کیا کہ ہم یقینا ظالموں کو تباہ و برباد کردیں گے۔

14 وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ

اور تمہیں ان کے بعد ملک میں تمکن عطا کریں گے۔۔۔ اور یہ سب ان لوگوں کے لئے ہے جو ہمارے مقام اور مرتبہ سے ڈرتے ہیں اور ہماری سزا کے وعدے کا خوف رکھتے ہیں۔

15 وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ

اور انہی پیامبروں نے فتح کا مطالبہ کیا۔۔۔ تو نتیجتاً ان سے عناد رکھنے والا ہر سرکش فرد رسوا ہوگیا۔

16 مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ

اور اس کے پیچھے قید خانہ ہے، اور روکنے والے ضابطے سے ان پر فرد جرم لگائی جائے گی۔

مباحث:۔

صَدِيدٍ۔۔مادہ۔۔ ص دد ۔۔ معنی۔۔منہ پھیرنا، رکنا۔ بازرہنا، فراق، جدائی اصد الجرح زخم میں پیپ پڑجانا۔

17 يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ

	جس سے غصہ آئے گا اور وہ اسے خوشگوار نہ پائینگے اور انہیں ہر طرف سے موت گھیرے ہوگی حالانکہ وہ مرنے والے نہیں ہوں گے اور ان کے پیچھے بہت سخت سزا لگی رہیگی۔	
یَتَجَرَّعُهُ ۔۔مادہ ج ر ع ۔۔ معنی۔۔گھونٹ گھونٹ کرکے پانی کا پینا۔غصہ کا پینا۔۔جرعہ غصص الغیض بار بار غصہ دلانے کے باوجود اس نے ضبط کیا۔ یُسِیغُهُ ۔۔مادہ س ی غ۔۔ معنی۔۔خوشگوار یا مزیدار ہونا۔		
18	مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ	
	جن لوگوں نے اپنے نظام ربوبیت کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال اس برباد قوم کی ہے جس کو مملکت نے ایک تندی وتیزی والے دن تباہ کردیا ہو۔۔۔۔۔کہ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے ہوں،یہی دور کی گمراہی ہے۔	
19	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ	
	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ مملکت الہیہ نے بلند وزیریں کو حقوق کے ساتھ اخلاقیات دیئے اگر اس کے قانون مشیت میں ہو تو تم کو لے جائے اور جدید ضابطہ اخلاقیات کے ساتھ لائے۔	
20	وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ	

	مملکت الہیہ پر یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔
21	وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ
	سب مملکت الہیہ کے سامنے حاضر کئے گئے تو کمزور لوگوں نے متکبر لوگوں سے کہا کہ ہم تو تمہارے پیروکار تھے تو کیا تم لوگ مملکت الہیہ کی سزا سے کچھ بھی بچا سکتے ہو تو وہ بولے کہ اگر ہمارے پاس مملکت الہیہ کی رہنمائی ہوتی تو ہم بھی تمہیں ہدایت دیتے اب تو ہمارے لئے سب برابر ہے چاہے گھبرائیں یا دل جمی سے برداشت کریں اب بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔
22	وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
	اور سرکش شخص نے تمام امور کا فیصلہ ہو جانے کے بعد کہا کہ مملکت الہیہ نے تم سے بالکل برحق وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی ایک وعدہ کیا تھا پھر میں نے اپنے وعدہ سے اختلاف کیا اور میرا تمہارے اوپر کوئی زور بھی نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں دعوت دی اور تم نے اسے قبول کر لیا تو اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے خواہشات کو ملامت کرو کہ نہ تو میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں نہ ہی تم میری فریادرسی کر سکتے ہو۔ میں تو پہلے ہی اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم نے مجھے شریک بنایا اور بیشک ظالموں کے لئے دردناک سزا ہے۔

23	وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ	
	اور جنھوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے ان لوگوں کو ایسی ریاستوں میں داخل کیا گیا جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں تھیں۔ وہ مملکت الٰہیہ کے قانون کے مطابق ہمیشہ وہیں رہیں گے اور ان کی حیات آفرینی سراپا سلامتی ہو گی۔	
24	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ	
	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ مملکت الٰہیہ ایک موزوں اور عمدہ حکم کی مثال بیان کرتی ہے جیسے کہ ایک عمدہ اور موزوں شجر ہو جسکی جس کی بنیاد پختہ و محکم ہو اور اس کی شاخ آسمان کی بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہو۔	
25	تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ	
	وہ اپنے نظام ربوبیت کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل لاتا ہے اور مملکت الٰہیہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتی ہے تاکہ وہ یاددہانی کرائیں۔	
26	وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ	
	اور غیر موزوں اور بے نتیجہ احکامات کی مثال ایک ردی اور بے فائدہ درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے جسے کچھ ٹھیراؤ نہیں ہے۔	
27	يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ	

	مملکت الهیه امن قائم کرنے والوں کو مودہ اور انجام کار زندگی میں مضبوط احکامات پر ثابت قدم رکھتی ہے اور مملکت الهیه ظالموں کو گمراہ قرار دیتی ہے اور اپنے قانون مشیت کے مطابق کام کرتی ہے۔	
28	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ	
	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ جنہوں نے مملکت الهیه کی تعلیمات کو انکار میں بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے دور میں دھکیل دیا۔	
29	جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ	
	یعنی قید خانہ۔۔۔۔، اس میں داخل ہوتے ہیں اور وہ برا ٹھکانا ہے۔	
30	وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ	
	لوگوں نے مملکت الهیه کے احکامات سے گمراہ کرنے کے لئے کچھ ہمسر مقرر کر رکھے ہیں کہہ دو فی الحال فائدہ اٹھا لو پھر یقیناً لوٹنا تو تمہیں اسی آگ کی طرف ہی ہے۔	
31	قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ	
	میرے ان پیروکاروں سے کہہ دیجئے جنہوں نے امن قائم کیا کہ وہ نظام کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دور آجائے جس میں نہ کوئی معاہدہ ہوگا اور نہ ہی دوستی۔	

32	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ	
	ملکت لہیہ وہ ہے جس نے بلند وزیریں کو اخلاقیات دیں اور بلندیوں سے تعلیمات عطا کیں کہ جس کے ذریعے ایسے نتائج سامنے آئے جو تمہاری ضروریات زندگی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور تمہارے لئے معاشرے کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ بحران میں بھی اس کے احکامات کے ذریعے وہ معاشرہ چلتا رہے اور اس نے تمہارے لئے خوشحالیاں تمہارے اختیار میں دے دیں۔	
33	وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ	
	تمہارے لیے حاکم اور قوم کو مسخر کر دیا کہ لگاتار چل رہے ہیں اور ظلمات اور خوشحالیوں کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔	

مباحث:۔

اس آیت میں دیکھ لیجئے کہ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ تمام الفاظ معرف بالام ہیں یعنی معرفہ ہیں۔ یہ کسی طرح بھی وہ شمس و قمر یا لیل و نہار نہیں ہو سکتے جن کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ تمام الفاظ تشبیہاً استعمال ہوئے ہیں۔ الشَّمْسَ سے مراد سردار یا حاکم اور اَلْقَمَرَ سے مراد قوم ہے۔ سورہ القمر کو دیکھ لیجئے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ گھڑی قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔

قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا (عمومی ترجمہ)

غور کیجئے کہ روائتی قیامت رسالتمآب کے زمانے میں ہی قریب آ گئی تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو رسالتمآب کے زمانے میں قیامت آئی اور نہ ہی ان کے بعد آج تک قیامت آئی۔ پھر یہ کون سی قیامت ہے جس کا ذکر قرآن میں بارہا مرتبہ کیا جاتا ہے کبھی کہا جاتا ہے:۔۔۔۔۔"قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا"۔۔۔۔۔اور کبھی کہا جاتا ہے۔۔۔ "فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ (اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں ان پر آ واقع ہو۔ سو اس کی نشانیاں وقوع ہو چکی ہیں۔ پھر جب وہ ان پر آ نازل ہو گی اس وقت انہیں نصیحت کہاں (مفید ہو سکے گی؟)۔ سورہ محمد آیت نمبر ۱۸ (عمومی ترجمہ)۔

غور کیجئے کہ یہ وہ قیامت تھی جس کے متعلق سورہ محمد میں اعلان کیا گیا کہ وہ اتنی قریب آ چکی ہے کہ اس وقت کے لوگوں نے اس کی نشانیاں تک دیکھ لی تھیں۔۔۔۔۔!!!۔۔۔۔ لیکن آج ۱۴۰۰ سال کے بعد بھی وہ نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

اور جس کے متعلق سورہ قمر میں کہا جا رہا ہے کہ وہ۔۔۔"قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ لیکن آج ۱۴۰۰ سال کے بعد بھی وہ نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

ان عمومی تراجم سے یہ بات بآسانی سمجھی جا سکتی ہے کہ جو بات بتائی جا رہی ہے وہ کسی کرہ کے ختم ہونے کی بات نہیں ہے بلکہ کفار کی شان و شوکت کے ختم ہونے کی بات ہے۔

سورہ القمر میں آیت نمبر ۹ سے ۱۷ تک قوم نوح کی بربادی کا ذکر ہے۔

۔۔۔۔جبکہ آیت نمبر ۱۸ سے ۲۲ تک قوم عاد کی تباہی کی داستان ہے۔

۔۔۔۔آیت نمبر ۲۳ سے لیکر ۳۲ تک قوم ثمود کا ذکر اور ان کی تباہی کا بیان ہے۔

34	وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ	
	اور ہر وہ چیز جس کی تم نے طلب کی تم کو دے چکا۔۔اور اگر قدرت کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے بے شک انسان انتہائی ظالم اور انکاری ہے۔	
35	وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ	
	اور جس وقت ابراھیم نے کہا اے میرے نظام ربوبیت۔۔! اس بستی کو امن کا گھوارہ بنا دے اور مجھے اور میرے پیرو کاروں کو اندھی تقلید سے بچا۔	

مباحث:۔

الْأَصْنَامَ۔۔مادہ۔۔ص ن م ۔۔ مورتی۔۔۔مجازاً محبوب کو بھی کہتے ہیں اور ہر تقلید پسند کی ان تعلیمات کو بھی کہا جاتا ہے جن کو وہ اندھا بہرا ہو کر قبول کرتا ہے اور وہ عقائد جو اسے اپنی جگہ پر رکے رہنے پر مجبور کرتے ہیں۔ صنم اس مذہبی پیشوا کو بھی کہا جاتا ہے جس کے پیچھے لوگ اندھے بہرے ہو کر چلتے ہیں۔

آیئے علامہ پرویز کی لغات القرآن سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔۔وہ امام راغب کے حوالے سے فرماتے ہیں۔۔۔۔

"راغب نے بعض حکماء کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر وہ چیز جو انسان کو خدا سے بیگانہ بنا دے اور اس کی توجہ کو کسی دوسری طرف پھیر دے صنم کہلاتی ہے۔۔،لہذا الْأَصْنَامَ وہ تمام جاذبیتیں اور مفاد پرستیاں ہیں جو انسان کو قانون خداوندی سے بیگانہ بنا دیتی ہے چنانچہ راغب نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم نے جو دعا مانگی تھی وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو اس سے محفوظ رکھنا کہ ہم اصنام کی عبودیت اختیار کر لیں تو اس سے مراد ایسی ہی چیزوں کے پیچھے لگ جانا تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم کو اس کا اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ یا انکی اولاد بت پرستی شروع کر دے گی۔"

لفظ الْأَصْنَامَ معرفہ ہے بوجہ معرف بالام ہونے کے۔ صَنَم۔ وہ خاص احکامات و عقائد جو احکامات الٰہی کے برخلاف دئے جائیں اور لوگ ان کو خوشنما اور صحیح سمجھتے ہوئے قبول کریں۔ اور حاکم یا مذہبی پیشوا بھی جو احکامات الٰہی کے برخلاف اپنے احکامات پر چلائے صنم کہلائے گا۔

سورہ الانبیاء کی آیت نمبر ۵۷ میں بھی الْأَصْنَامَكُم کا لفظ مذہبی پیشوا اور حکمران باطل کے لئے آیا ہے۔

36	رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
	اے میرے نظام ربوبیت، اس اندھی تقلید نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا۔۔۔،پس جس نے میری پیروی کی تو وہ تو مجھ میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بار حمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔

37	رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ
	اے ہمارے نظام ربوبیت کے ذمہ دار! میں نے اس علم و عقل سے عاری قوم میں تیرے پابند کرنے والے ادارے کے مطابق اپنے پیرو کاروں کو سکون دیا ہے۔۔اے ہمارے نظام ربوبیت۔۔!تاکہ یہ نظام ربوبیت قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں بھرپور نتائج سے نواز تاکہ یہ نعمتوں کا صحیح استعمال کریں۔
	مباحث:۔ بنجر یا بانجھ قوم اس قوم کے لئے کہا جاتا ہے جس میں سوچ سمجھ نہ ہو یا آگے بڑھنے کی کوئی خواہش نہ ہو اور وہ جہالت میں پڑے رہنے کو علم پر ترجیح دیں۔یہ کوئی زمینی ہجرت نہیں ہے۔بلکہ یہ علمی وذہنی بالیدگی کی طرف اشارہ ہے۔
38	رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
	اے ہمارے نظام ربوبیت! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔۔بلندوزیریں کی کوئی چیز مملکت الہیہ سے پوشیدہ نہیں۔
39	الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ
	ساری حاکمیت مملکت الہیہ کے لئے ہے جس نے اس اقتدار کی بلندی پر مجھے اسمائیل اور اسحاق عطا فرمائے بے شک میرا نظام ربوبیت دعوت کا یقیناً سننے والا ہے۔

مباحث:۔

الْكِبَرِ ۔۔مادہ ک ب ر ۔۔ معنی۔۔ بڑا ہونا۔ماخوذ معنی۔۔۔شان و شوکت میں بڑا ہونا۔رتبے میں بڑا ہونا، عمر میں بڑا ہونا۔اقتدار میں بڑا ہونا جیسے۔۔وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ ۔۔۔۔۔اور تم دونوں کو عوام کے معاملے میں بادشاہت مل جائے۔

40 رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

اے میرے نظام ربوبیت۔۔۔! مجھے اور میرے پیروکاروں کو نظام ربوبیت کا قائم کرنے والا ابنائے رکھنا اے ہمارے نظام ربوبیت کے ذمہ دار میری دعوت کو قبول فرما۔

41 رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

اے نظام ربوبیت۔۔۔! مجھے اور میرے قائد اور میری جماعت کو اور اہل امن کو احتساب قائم ہونے والے دور میں حفاظت فرمانا۔

42 وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ

جو کچھ ظالم لوگ کر رہے ہیں تم مملکت الہیہ کو اس سے غافل نہ سمجھو وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیتا ہے کہ جس دن بابصیرت لوگ اس کے بارے تشخص قائم کریں گے۔

مباحث:۔

تَشۡخَصُ ۔۔مادہ۔ ش خ ص ۔۔معنی ۔بلند ہانا۔،دور سے نظر آنا۔،نشانے کا اوپر سے گزر جانا۔، شخص امامۃ کسی کے سامنے حاضر ہونا۔شخصت ابصارہم وہ ہکابکارہ گئے۔

43	مُهۡطِعِينَ مُقۡنِعِي رُءُوسِهِمۡ لَا يَرۡتَدُّ إِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡۖ وَأَفۡـِٔدَتُهُمۡ هَوَآءٞ
	وہ تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے اپنے سر اوپر اٹھاتے ہوئے اس عالم میں کہ ان کے سانجھی ان کی طرف نہیں پلٹیں گے۔،اوران کے دل ہوا ہو رہے ہونگے۔
44	وَأَنذِرِ ٱلنَّاسَ يَوۡمَ يَأۡتِيهِمُ ٱلۡعَذَابُ فَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ رَبَّنَآ أَخِّرۡنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٖ قَرِيبٖ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَۗ أَوَلَمۡ تَكُونُوٓاْ أَقۡسَمۡتُم مِّن قَبۡلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٖ
	لوگوں کو اس وقت سے پیش آگاہ کرو کہ جب ان پر سزا کا وقت آتا ہے تو ظالم لوگ کہتے ہیں اے ہمارے مربی تھوڑی سی مدت کے لئے ہمیں مہلت دے دے تاکہ ہم تیری دعوت کا جواب دیں اور پیامبروں کی پیروی کریں۔۔۔۔ کیا تم نے اس سے پہلے دعوے نہیں کئے تھے کہ تمہارے لئے زوال سے نہیں ہوگا۔
45	وَسَكَنتُمۡ فِي مَسَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ وَتَبَيَّنَ لَكُمۡ كَيۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ وَضَرَبۡنَا لَكُمُ ٱلۡأَمۡثَالَ
	حالانکہ تم انہی لوگوں کے مساکن میں آباد تھے جنہوں نے اپنے لوگوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔۔۔،اور ہم نے مثالیں بھی بیان کر دیں تھیں۔

46	وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ	
	انہوں نے اپنی چالیں چلیں مگر اُن کی ہر چال کا توڑ مملکت الہیہ کے پاس تھا اگرچہ کہ اُن کی چالیں ایسی تھیں کہ اُن سے سرداران بھی زوال پذیر ہو جاتے۔	
مباحث:۔ الْجِبَالُ۔۔مادہ ج ب ل ۔۔معنی پہاڑ۔۔، تمثیلاً ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے ارادہ و نظریات میں متزلزل نہ ہوں۔		
47	فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ	
	تم یہ گمان نہ کرنا کہ مملکت الہیہ اپنے پیامبروں سے وعدہ خلافی کرنے والی ہے۔ یقیناً مملکت الہیہ غالب بدلہ لینے والی ہے۔	
48	يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ	
	جس وقت عوام دوسرے عوام اور حکمران دوسرے حکمرانوں سے تبادلہ کریں گے اور تب سب کے سب ایک یکتا زبردست نظام الہیہ کے روبرو پیش ہوں گے۔	
49	وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ	
	اور تم اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھو گے۔	

50	سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ	
	انکی زرہیں پگھلا ہوا مائع ہو جائینگی اور آگ ان کی توجہات کو جلا رہی ہو گی۔	
مباحث:۔ یہ تشبیہات ان کی اس کیفیت کو بیان کر رہی ہیں جب کہ حکام کی ٹھوس زرہیں مضبوط نہیں رہیں گی کہ ان کو بچا سکیں بلکہ وہ پگھلی ہوئی شئ ہو جائیں گی۔		
51	لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ	
	تاکہ مملکت الٰہیہ ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دے، بیشک مملکت الٰہیہ حساب کرنے میں تیز ہے۔	
52	هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ	
	یہ لوگوں کو پہنچانا ہے اور تاکہ وہ اس کے ذریعے پیش آگاہ کئے جائیں اور اس لیے کہ وہ یہ بھی جان لیں کہ وہ یکتا حاکم ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت پکڑیں۔	